میڈیا کوآرڈی نیشن آفس

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

26 مارچ 2018

دہلی ہائی کورٹ میں زیر التویٰ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار معاملہ پر جامعہ کی وضاحت

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار کا معاملہ دہلی ہائی کورٹ میں 2011 سے التویٰ کا شکار ہے۔ جس میں نیشنل کمیشن فار مائناریٹی ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنس، منسٹری آف ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ، سکریٹری مائناریٹی افیرس، شیخ الجامعہ، رجسٹرار، جامعہ ٹیچرس ایسوسی ایشن، جامعہ اسٹوڈنٹس یونین، جامعہ آلمنائی اور دیگر فریق شامل ہیں۔ یونیورسٹی ایک قومی اخبار میں 19-03-2018 کو اس سے متعلقہ شائع شدہ مفروضہ رپورٹ پڑھ کر حیران ہے کہ ایم ایچ آر ڈی نے اپنی سابقہ رپورٹ واپس لے لیا ہے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار کے خلاف ہائی کورٹ میں ایک حلف نامہ داخل کیا ہے۔

2011 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار کو چیلنج کیا گیا تو اس معاملہ میں محض جامعہ انتظامیہ ہی نہیں بلکہ پانچ دیگر گروپ بھی شامل رہے جو اس معاملہ کو اپنے طریقے سے دیکھ رہے ہیں۔

حالیہ حلف نامہ جو کہ 5 مارچ 2018 کو ایم ایچ آر ڈی کے سکریٹری کے ذریعے حکومت ہند کے اسٹینڈنگ کاونسل ارون بھاردواج کی جانب سے داخل کیا گیا ہے۔ کورٹ نے جو ریکارڈ ظاہر کیا ہے اس کے مطابق یہ معاملہ صرف وجئے کمار شرما کو بتایا گیا جو کہ فریق مخالف کے وکیل ہیں جبکہ دیگر فریقین جن میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وی سی، رجسٹرار جامعہ ٹیچرس ایسوسی ایشن اور دیگر شامل ہیں کو اس بابت کسی بھی قسم کی اطلاع بہم نہیں پہنچائی گئی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ اس معاملہ پر قانون کی پاسداری کرتے ہوئے بدلے ہوئے حلف کے خلاف چارہ جوئی کرے گی۔ مرکزی حکومت نے جو حلف نامہ داخل کیا ہے اس معاملہ پر جب شنوائی ہوگی تو جامعہ اس کے خلاف اپنی بات رکھے گی۔ فی الحال معاملہ باقاعدہ شنوائی کے زمرے میں ہے جس پر چیف جسٹس پر مشتمل بنچ کے ذریعہ دیر یا سویر شنوائی ہونی ہے۔ جب ہائی کورٹ کی جانب سے اس پر کاروائی ہوگی اس وقت معاملہ کا مکمل دفاع کیا جائے گا۔

جیسا کہ اس لیگل معاملہ کی بابت عرض کیا گیا ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ میڈیا کے کچھ عناصر اور اشاعتی ادارے پورے معاملہ غلط طریقے سے پیش کر رہے ہیں اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کا اقلیتی کردار معاملہ پر موقف کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ کچھ میڈیا گھرانے صحافتی اخلاقیات کے بنیادی اصولوں کی بھی پاسداری نہیں کر رہے ہیں۔ اس معاملہ کو لیکر کچھ لوگ یونیورسٹی اور انتظامیہ کے خلاف غلط اور حقیقت کے برخلاف ہتک آمیز رویہ اپنا کر شوروغل کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ اس رویہ پر جامعہ انتظامیہ ایسے عناصر کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ اور تادیبی کاروائی کرنے کے علاوہ پریس کاونسل آف انڈیا کے علاوہ ایڈیٹرس گلڈ آف انڈیا کے علم میں بھی اس پورے معاملہ کو لانے کا قانونی حق رکھتی ہے۔

ایم ایچ آر ڈی کے بعد حکومت ہند عزیز باشا کے معاملہ پر انحصار کئے ہوئے ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ اقلیتوں کے ذریعے نہ تو قائم کیا گیا اور نہ ہی اقلیتوں نے اس ادارے کا انتظام و انصرام کیا۔ لیکن پارلیمنٹ ایکٹ کے مطابق ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 30 کے مطابق جو سپریم کورٹ کے ذریعے طئے کئے گئے معاملوں کے ذریعے اتفاق رائے سے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اقلیتیں اپنے ادارے قائم کرنے اور اس کا انتظام وانصرام خود کرنے کا حق رکھتی ہیں۔

یہ ایک قانونی لڑائی ہے، جس پر سارے فریق عدالت میں پوری طاقت سے اپنی بات رکھیں گے اور اس معاملہ میں سبھی متعلقہ افراد سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ پہلے سے کسی نتیجہ پر نہ پہنچیں۔

جاری کردہ:

پروفیسر صائمہ سعید

میڈیا کوآرڈی نیٹر

جامعہ ملیہ اسلامیہ